Asif Rashid
Asst. Professor (Urdu) R N COLLEGE
HAJIPUR

موضوع - ساقی نامہ - تنقیدی مطالعہ

Topic - Saqinama - A critical study

BA (H) - PART II

Scanned with CamScanner

ساقی نامہ - فنی و فکری مطالعہ

"ساقی نامہ" کا سال تصنیف 1935ء ہے۔ یہ عالم انسانی میں انتشار کا زمانہ تھا۔ مسلم حکومت بھی اس سے اچھوتی نہیں تھی۔ ترکی میں مصطفیٰ کمال پاشا کی حکومت کے تحت اسلامی روایتوں کی پامالی کا دور جاری تھا۔ ایران بھی رضا شاہ پہلوی کے زیر حکومت لادینیت کی طرف چل پڑا تھا۔ ہندی مسلمانوں پر تحریک خلافت کی ناکامی اور خلافت عثمانیہ کے خاتمے کی وجہ سے ذہن پر مایوسی طاری تھی۔

ساقی نامہ کا آغاز بہار کے ایک خوبصورت اور حسین وجمیل منظر سے ہوتا ہے۔ شاعر نے ایسے ماحول کی عکاسی کی ہے جس میں گل و گلزار، آبشار و طیور اور چرخ کہکشاں یعنی ہر شے فعال اور متحرک و مستعد ہے اور اس پر خوشی و سرمستی کی کیفیت طاری ہے۔

Scanned with CamScanner

یہ مناظر و کیفیات شاعر کے جذبات میں بھی جوش و خروش پیدا کر رہے ہیں۔ ولولہ انگیز منظر شاعر کو زندگی کی دھڑکنوں سے ہم آہنگ محسوس ہوتا ہے۔ 'ساقی نامہ' میں شاعر نے زندگی کی انہیں دھڑکنوں اور پیام کو پیش کیا ہے۔

شاعر نے ساقی نامہ کی روایت کے تحت "ذرا دیکھ اے ساقیِ لالہ فام" کہہ کر بہاریہ منظر سے اصل موضوع کی طرف گریز کیا ہے۔ گویا یہ خارجی ماحول سے داخلی کیفیات اور فکر و تخیل کی طرف گریز ہے۔ وہ ایسے حقائق کی نقاب کشائی کرتے ہیں جو اس وقت عام لوگوں سے مستور و مخفی ہیں۔

پہلا بند تمہید ہے، دوسرے بند سے نظم کے موضوعات پر گفتگو شروع ہو گئی ہے۔

Scanned with CamScanner

ساقی نامہ کے مباحث کو درج ذیل عنوانات میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ عالمی منظر ② مسلم اقوام کا مرثیہ ③ احیائے ملت کے لیے ولولہ و عزم ④ زندگی، کشمکش انقلاب ⑤ خودی کی قوت اور اس کے امکانات ⑥ خودی کی تخلیق

اقبال سب سے پہلے عالمی منظر پر نگاہ ڈالتے ہیں اور بیداری کی اس لہر سے آگاہ کراتے ہیں جو دنیا کے مختلف خطوں میں جنم لے رہی ہے۔

دوسرے حصے میں شاعر مسلمانوں سے خطاب کرتے ہیں کہ وہ اپنے فکر و عمل میں بنیادی اور انقلابی تبدیلیاں پیدا کریں مگر افسوس کہ وہ اس سے بے بہرہ ہیں۔ یہاں اقبال نے مسلمانوں کے ہمہ پہلو انحطاط کا جامع نقشہ کھینچا ہے۔

Scanned with CamScanner

اس میں امتِ مسلمہ کے زوال کے وہ سارے اسباب گنوائے ہیں جو کئی صدیوں کی تاریخ پر محیط ہیں۔

تیسرے حصے میں مسلم انحطاط کا دردناک بیان ہے۔ یہ بیان اقبال کے ان الفاظ میں قلب کو گرما دینے اور روح کو تڑپا دینے والا ہے۔ اس بند میں ایسے جوش و ولولے اور سوز و تڑپ کا اظہار ملتا ہے اور اس کی بنیاد احیائے ملی کی شدید خواہش ہے۔ یہ سارا بند دعائیہ ہے۔

چوتھے حصے میں شاعر کی فلسفیانہ نگاہ حیات و کائنات اور اس کے گوناگوں مظاہر اور مختلف پہلوؤں کی طرف مرکوز ہوجاتا ہے۔ وہ چشمِ تخیل سے زندگی کی ازلی و ابدی حقیقتوں کا مشاہدہ کرتا اور ان پر تنقیدی تبصرہ کرتا ہے۔ اس میں اقبال نے حیات و کائنات کے فلسفیانہ مباحث کا تجزیہ پیش کیا ہے۔

Scanned with CamScanner

پانچویں حصے میں شاعر نے صرف کہ زندگی ہمیں کیا درس دیتا ہے اور اس

کی طلاطم خیز موجوں سے بحفاظت گزار کر پہنچنے کے لئے کس شے

کی ضرورت ہے۔

خودی کیا ہے راز درونِ حیات

اس راز سے آگاہی کے بغیر زندگی کے طویل سفر کو بار آور

کرنا ممکن نہیں چنانچہ زندگی کے تحرک و عروج کا پیغام دیتے

ہیں۔ فلسفہ خودی اقبال کا اہم ترین باب ہے۔ اقبال کے

نزدیک خودی خدائی صفات کا پرتو ہے۔

چھٹے حصے میں خودی کی عظمت و اہمیت کو واضح کرنے کے بعد، اقبال

اس کی پرورش کی تلقین کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک خودی، انسان

کو فقر و استغنا اور شجاعت و خودداری سکھاتی ہے۔ اقبال

تنبیہ کرتے ہیں کہ یہ دنیا اس کی پہلی منزل ہے منزل مقصود نہیں۔

Scanned with CamScanner

ساقی نامہ فنی اعتبار سے اقبال کی پسندیدہ نظموں میں شمار ہوتا ہے۔
یہ چھوٹی بحروں کے ساتھ بندوں پر مشتمل ہے۔ شاعر نے اس میں مختلف
موضوعات پر اظہار خیال کیا ہے۔

فنی حیثیت کے ساتھ بلاغت اور اختصار و جامعیت "ساقی نامہ"
کی سب سے بڑی خصوصیت ہے۔ اس میں شاعر نے اپنے فکر و فلسفے
کے تمام اہم اور بنیادی عناصر کمال ایجاز و بلاغت سے بیان کر دیے
ہیں۔ ایک ایک جز کو بلیغ اور مکمل انداز میں پیش کیا ہے۔
فن کے نقطہ نظر سے اس کا ایک ایک شعر اور ہر مصرع فصیح
و بلیغ اور ایجاز و ایما کا شاہکار ہے۔ مثلاً یہ شعر

تمدن، تصوف، شریعت، کلام
بتان عجم کے پجاری تمام

اقبال کے معجز بیانی کا ثبوت ہے۔ شستہ، رواں، چست اور
پر جوش زبان ساقی نامہ کی روایت ہے۔ اس میں بلا کی روانی اور
سلاست ہے۔ غرض "ساقی نامہ" ایجاز و بلاغت کی مثال اور اس
لحاظ سے ایک نادر شاہکار ہے۔

Scanned with CamScanner